خیابان بہار ۲۰۲۴ء

# محاورات کلام منیر نیازی "تیز ہوا اور تنہا پھول کی روشنی میں ""

زینب شاہ، پی ایچ ڈی سکالر قرطبہ یونیورسٹی "ڈی آئی خان"
حمید الفت ملغانی، اسسٹنٹ پروفیسر قرطبہ یونیورسٹی "ڈی آئی خان"

**ABSTRACT**

Muneer Niazi, a prolific Urdu, Punjabi, and English poet, defies confinement to a specific linguistic realm throughout his life. With a fusion of Arabic, Persian, and Hindi, his poetry resonates with a unique blend, often incorporating Hindu mythological references like the "Deo Mala," enriching his work with elements from ancient Indian civilization. Niazi's linguistic versatility orbits around local cultures, reflecting his distinct voice in the literary landscape.

The artistry of Muneer Niazi's poetry lies in his adept use of metaphors to convey emotions, experiences, and perceptions. These metaphors, carefully woven into his verses, elevate the aesthetic qualities of his work, contributing depth and richness to the expression of thoughts and feelings. Niazi's mastery in incorporating diverse metaphors exemplifies his poetic craftsmanship, adding a unique dimension to the tapestry of Urdu literature.

Keywords: Muneer Niazi, Urdu poetry, linguistic versatility, Arabic, Persian, Hindi, Hindu mythological references, Deo Mala, cultural fusion, local cultures, indigenous, metaphors, emotional expression, aesthetic qualities, literary craftsmanship, Urdu literature.

**کلیدی الفاظ:** منیر نیازی، محاورہ، لفظی تصویر کشی، ثقافتی رنگ، دیومالائی، اظہار، اردو ادب

محاورہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی بات چیت کے ہیں۔ اصطلاح میں دو یا دو سے زیادہ الفاظ جب حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہو، نیز ان میں پہلا لفظ اسم اور دوسرا فعل ہو تو وہ محاورہ کہلاتا ہے۔ اردو لغت (تاریخی اصولوں پر) میں محاورہ کی یوں تعریف کی گئی ہے:

> "۱۔ رواج، عادت، مشق، مہارت۔
> ۲۔ وہ کلمہ یا کلام جسے معتبر لوگوں نے لغوی معنی کی مناسبت یا غیر مناسبت سے کسی خاص معنی کے لیے مخصوص کر لیا ہو (حقیقی معنوں کی جگہ مجازی معنوں میں استعمال کیا)

۳۔ کسی خاص گروہ کی بول چال یا لفظوں کی ترکیب۔" (۱)

اس طرح جامع اللغات میں محاورہ کے کئ معانی بیان کیے گئے ہیں جیسے کہ:

"۱۔ وہ کلمہ یا کلام جسے اہلِ زبان نے لغوی معنی کی مناسبت سے یا غیر مناسبت سے کسی خاص معنی کے لئے مخصوص کر دیا ہو۔
۲۔ بول چال۔ بات چیت۔ باہمی گفتگو
۳۔ مشق۔ عادت۔ مہارت" (۲)

مولانا حالی "مقدمہ شعر و شاعری" میں محاورے کی یوں وضاحت کرتے ہیں:

"اصطلاح میں خاص اہل زبان کے روز مرہ یا بول چال یا اسلوب بیان کا نام محاورہ ہے۔ پس ضرور ہے کہ محاورہ تقریباً دو یا دو الفاظ میں پایا جائے۔" (۳)

جبکہ اشرف کمال "اصطلاحات" میں محاورہ کے تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"محاورہ میں الفاظ اپنے حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ محاورہ میں حقیقی اور مجازی معنوں میں کوئی رابطہ یا تعلق نہیں ہوتا۔ محاورہ اہل زبان کی گفتگو کے عین مطابق ہوتا ہے اور گرائمر کے بھی بر خلاف نہیں ہوتا۔' (۴)

ان تعریفوں کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ:

محاوررے کے لئے دو یا دو سے زائد الفاظ کا ہونا لازمی ہے۔

محاورے میں اسم اور مصدر کا آنا لازمی ہے۔

محاورے میں ہمیشہ مجازی معنی مراد لیے جاتے ہیں۔

محاورہ ان الفاظ کو کہتے ہیں جو کثرتِ استعمال سے کوئی معنی اختیار کر لیتے ہیں۔

محاورہ جب ایک بار بن جاتا ہے پھر اس کی صورت نہیں بدلتی۔ محاورے ہمارے انفرادی اور اجتماعی زندگی سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں ہماری نفسیات کا بھی عمل دخل ہوتا ہے۔ جن باتوں کا ذکر ہم بار بار کرتے ہیں وہ محاوارت میں ڈھل جاتے ہیں۔ اسی طرح نہ جانے کتنی باتوں اور ذہنی کیفیتوں کو دن رات کی وارداتوں اور بے شمار واقعات کو ہم نے مختصراً محاورہ میں سمویا تو وہ ہماری شعور اور ذہنی تجربوں کا عکاس بن گئے۔ کسی بھی شخص کی زبان اس

کے ماحول کی عکاس ہوتی ہے۔ محاورات کا تعلق کسی بھی علاقے کی علاقائیت، گفتگو اور لب و لہجے سے ہیں۔ کسی بھی علاقے میں رہائش اور اس کے باشندگان سے تعلقات کے بغیر ان کے محاورات کو سمجھنا ناممکن ہے۔ اس سے واضح ہو گیا کہ محاورہ معاشرتی رویوں، سماجی قدروں اور ماحولیاتی لب و لہجہ کو اپنے ضمن میں لیے ہوتا ہے۔

## منیر نیازی کا تعارف:

جدید اردو شعراء میں منیر نیازی کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ وہ اردو، پنجابی اور انگریزی کے شاعر ہے۔ ان کا کلام ادب میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ انھوں نے اردو شاعری کو نئی سوچ اور نئے لب و لہجہ سے آشنا کیا۔ وہ تحیر کے شاعر ہیں۔ ان کی شاعری طلسمات کی دنیا کا ایک سفر ہے۔ ان کے ہاں جو کیفیت اور آہنگ نظر آتی ہے اس کی وجہ ان کی منفرد لفظیات اور ڈکشن ہے۔ ان کی فضا خوابناک اور پر اسرار ہونے کے ساتھ کچھ جانی پہچانی بھی ہے ، جن میں مانوس و نامانوس چہروں کے سینکڑوں خاکے ابھرتے ہیں۔ پیکر تراشی میں ان کو مہارت حاصل ہے۔ ان کے ہاں یادیں اور خواب ایسے قید خانے ہیں جن سے ایک لمحے کے لیے بھی چھٹکارا نہیں ہے۔ ان کی نظم "جن گھروں سے ہم نے ہجرت کی" کا پہلا بند ملاحظہ ہو:

"خانپور!۔۔۔۔اے خانپور!
تیری گلیوں میں تھیں کیسی پیاری پیاری صورتیں
مسجدوں کے سبز در اور مندروں کی مورتیں
خانپور!۔۔۔۔اے خانپور!
اپنے ہونے کی تسلی، تیرے ہونے کا خیال
مٹ رہے ہیں رفتہ رفتہ یہ کشش انگیز جال
خانپور!۔۔۔۔اے خانپور!"(۵)

منیر کا زمانہ حال شاید اس وجہ سے خلفشار اور بے یقینی میں ہے کہ وہ ماضی کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ ان کے ہاں یادیں انسان کی پہچان ہیں۔ اس کی جڑیں ہیں اور انسان ان جڑوں کے سہارے اپنی شناخت قائم رکھتا ہے۔ وہ حسن و عشق کے شاعر ہیں۔ ان کی شاعری حسن و جمال کی رعنائیوں، تخیل کی سحر انگیز خواہشوں اور طلب وصال کی رنگین کیفیات کے خوبصورت اظہار سے مزین ہے۔ رنگ و نور کی بارش، جذبہ و کیف کی ترنگ اور اس کے خوبصورت مظاہرے منیر نیازی کی شاعری کی پہچان ہے۔ انھوں نے جہاں ذاتی محسوسات و تجربات اور تصور حسن کو اجاگر کیا ہے وہیں زندگی کے منظر نامے پر ابھرنے والے سیاسی، سماجی، تہذیبی و ثقافتی، معاشرتی استحصال، انسانی عظمت اور اقدار

کی شکست و ریخت کے مناظر کو فنکارانہ مہارت سے پیش کیا ہے۔ انھوں نے داخلی کرب اور اضطراب کو تخیل کی سطح پر پرکھا، تاہم براہ راست بیان کے بجائے ان کا انداز مبہم ہے۔ وہ خوف، ڈر، تجسس، کو داخلی کیفیات سے وابستہ کر کے پیش کرتے ہیں۔ حیرت و تخیل کے اس امتزاج کو انھوں نے اسلوب کی سحر کاری سے مزین کیا۔ ان کے نظام فکر میں تشبیہ، استعارہ اور محاورہ خاص معنویت رکھتا ہے۔ متنوع موضوعات کو انھوں نے اسلوب کے کمال سے رعنائی بخشی۔ جب ہم ان کے فکری نظام میں محاورے کے استعمال کو دیکھتے ہیں، تو شعوری و لاشعوری کیفیات کی کئی پرتیں سامنے آجاتی ہیں۔

محاورہ دراصل کسی فکری یا جذباتی صورتحال کو منتخب الفاظ کے ذریعے قاری تک پہنچانے کا ایک موثر فنی وسیلہ ہے۔ منیر نیازی نے اپنے احساسات، تجربات اور تصورات کی عکاسی کے لیے مختلف محاورات استعمال کیے، اور ان کے ذریعے کلام کے جمالیاتی عنصر میں اضافہ کیا ہے۔ محاورات کا استعمال ادب میں گہرائی، حسن اور کنائی کیفیت کو جنم دیتا ہے۔

ذیل میں منیر نیازی کی کتاب "تیز ہوا اور تنہا پھول" کے چند محاورات الفبائی ترتیب سے پیش کیے جا رہے ہیں، ان کے معانی اور حوالہ جاتی لغت کا مخفف قوسین میں لکھا گیا ہے۔ محاورات کے اندراج کی ترتیب یہ ہے:

ایک نہ ماننا (ا۔ محاورہ) توجہ نہ دینا۔ کوئی بات قبول نہ کرنا (ج۔ل)

ع من مورکھ کی ایک نہ مانو (۶)

بھڑک جانا (ا۔ محاورہ) رنجیدہ ہونا (ف۔ل)

ع تاحد نظر اس کے آنچل کی بھڑک جائے (۷)

بھیس بدلنا (ا۔ محاورہ) سوانگ بھرنا۔ روپ بدلنا (ف۔ل)

ع آپ ہی دُکھ کا بھیس بدل کر ان کو ڈھونڈنے جاتا ہوں (۸)

پھڑک جانا (ا۔ محاورہ) فریفتہ ہو جانا۔ عاشق ہو جانا (ا۔ل۔ت)

ع گر شعر مرے سن لیں جی اُن کا پھڑک جائے (۹)

منیر نیازی کی شاعری میں محاورات کا استعمال، ایک خاص لغوی یا ادبی مفہوم کو بیان کرنے کا فن ہے جس نے اُن کے اشعار میں عمیق تاثرات کو بڑھانے کے لئے اہم کردار ادا کیا۔ ان کی شاعری میں محاورات کا استعمال اپنے احساسات، تجربات اور تصورات کو بیان کرنے کے لیے فنی وسیلہ کے طور پر ملتا ہے، وہ ان محاورات کو موضوع کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر ان کی شاعری کا موضوع محبت ہے تو وہ محبت کے محاورات استعمال

کرتے ہیں، اور اگر ان کی شاعری کا موضوع غم ہے تو وہ غم کے محاورات استعمال کرتے ہیں۔ ان کی انفرادیت یہ ہے کہ وہ ان محاورات کو عام بول چال کے قریب لاتے ہیں درج ذیل محاورے ان کے کلام میں انسانی داخلی کیفیات کو پیش کرتے ہیں، جس سے ان کے ہاں محبت کے پیچیدہ احساس کو عیاں کرنا مقصود تھا۔

پھول کِھلنا (ا۔ محاورہ) بند کلی کا پھول بننا۔ شگفتہ ہونا (ف۔ل)

ع آشا کا مہکتا پھول کھلے (۱۰)

تان اڑانا (ا۔ محاورہ) گانا الاپنا۔ گانے میں سروں کو خوبصورت انداز سے ادا کرنا (ف۔ل)

ع دن کو سکھ کی تھان اڑا کر (۱۱)

تارے توڑنا (ا۔ محاورہ) حیرت انگیز کام کرنا (ج۔ل)

ع اتنے اُونچے آسمان کے تارے توڑ کے لا سکتا ہوں (۱۲)

تیر چلانا (ا۔ محاورہ) کوئی بڑا کام کرنا۔ کمال کر دکھانا (فر۔آ)

ع ہیبت ناک چڑیلوں نے ہنس ہنس کر تیر چلائے (۱۳)

منیر نیازی کی شاعری میں غم کی کیفیت ان کے لاشعور سے جنم لیتا ہے۔ اپنے غم کو ایک ایسی شکل دیتے ہیں جو قاری کے لئے اجنبی نہیں ہوتا۔ محاورہ جان لینا، یا خاک اڑانا ان کے کی شاعری میں المیاتی کیفیات کو پیش کرتا ہے۔، انسان کی ازلی بے بسی تہذیبی تصادم اور ماضی کے آدرشی تصورات کے مابین ہونے والے اضطراب کی عکاسی ان جیسے محاورات میں ملتی ہیں۔ تحیر و تجسس منیر نیازی کی شاعری کا ایک بنیادی وصف ہے۔ وہ ہمیشہ نئے خیالات اور نئے زاویوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ وہ روایتی اقدار اور مفروضات کو چیلنج کرتے ہیں۔ جس سے ان کے ہاں گہرائی اور معنویت کا اضافہ ہوتا ہے۔

جان لینا (ا۔ محاورہ) زندگی سے محروم کر دینا۔ ختم کر دینا (ا۔ل۔ت)

ع یہ ایسا مور کھ ہے جان لے گا (۱۴)

خاک اڑانا (ا۔ محاورہ) آوارہ پھرنا۔ بے کار ادھر اُدھر پھرنا (ا۔ل۔ت)

ع نہ اجڑے نگروں میں خاک اڑاتے (۱۵)

دکھ سہنا (ا۔ محاورہ) رنج و غم برداشت کرنا۔ تکلیف اٹھانا (فر۔آ)

ع رات کو وہ دکھ سہتی ہیں (۱۶)

دل بہلانا (ا۔ محاورہ) غم بھول جانے کی کوشش کرنا۔ دل کو تسکین دینا (فر۔آ)

ع میں بھی دل کے بہلانے کو کیا کیا سوانگ رچاتا ہوں (۱۷)

اُن کے اشعار میں رومانوی طرز فکر کا ایک خاص رنگ ہے۔ وہ درد اور زندگی کے جذبات سے ہمکلام ہے، اُنہوں نے کلام میں درد کو فن کا ایک اہم جزو بنا دیا ہے، جس نے اُن کی شاعری کو یکسر خصوصیت دی ہے اور اُن کو معاصر اردو شعراء میں ممتاز بنایا ہے۔، جہاں وہ، افکار اور احساسات کو خوبصورتی سے عمیق بناتے ہیں وہاں ان کی رومانیت، غم، اور تنہائی سے تخلیقی افکار کو مزید متاثر کن بنا دیتے ہیں۔

دل سے مٹانا(ا۔ محاورہ) بھلا دینا۔ فراموش کرنا(ف۔ل)
ع میرے دل سے مٹا نہ سکے گا(۱۸)
دل لبھانا(ا۔ محاورہ)طبیعت کو مائل کرنا(ج۔ل)
ع دل کو لبھانے والی باتیں(۱۹)
دہل جانا(ا۔ محاورہ)ڈر جانا۔ سہم جانا(ا۔ل۔ت)
ع ماری جو چیخ ریل نے جنگل دہل گیا(۲۰)
دھوکا کھانا(ا۔ محاورہ)فریب میں آنا۔ غلطی کرنا(ف۔ل)
ع اس کا کام ہے دھوکا کھانا(۲۱)

منیر نیازی کی شاعری میں محاورے نفسیاتی انداز میں پیش کئے گئے ہیں، جو انسانی جذبات اور خیالات کی لامتناہی پرتوں کو کھول دیتے ہیں۔ منیر نیازی نے نفسیاتی طور پر تخلیقی عوامل سے استفادہ کیا ہے۔ انہوں نے انسانی، آرزوؤں، بے بسی، تصور و تخیل، ان سب کے مابین ایک حدفاصل مقرر کی۔ ان کی شاعری میں داخلی طور پر شدید اضطراب اور بے چینی کے لمحات سے وابستگی ملتی ہیں۔ حال کی غیر یقینی، مستقبل سے مایوسی، اور ماضی کی تاریکیاں ان کے اسلوب میں درد کی تاثیر بھر دیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کے شاعرانہ نظام میں محاورات کا استعمال داخلی کیفیات کی عکاسی کرتا ہے۔

دھوم مچانا(ا۔ محاورہ)شہرت ہونا(فر۔آ)
ع سُندرتا کی دھوم مچائیں(۲۲)
دھیان میں لانا(ا۔ محاورہ)خیال میں لانا۔ خاطر میں لانا(ج۔ل)
ع ہم کو دھیان میں لا کر اتنا روؤ کہ انکھوں کا کاجل(۲۳)

ان کی شاعری میں ہندو دیومالائی اور اساطیری روایات کا استعمال خاص طور پر ملتا ہے۔ انہوں نے اپنے اشعار اس کو ایک خاص فنی انداز میں پیش کیا ہے۔ یہ محاورات اُن کے کلام میں ایک خصوصی حس و جذبات کو بیان کرتی ہیں، جو شاعری کو زیبائی اور اہمیت سے بھرتی ہیں۔ انہوں نے محاورات کے ذریعہ ناسٹلجیائی کیفیات کو تخلیق کیا

ہے تاہم وہ، خاص طور پر قدیم دنیا، رومانیت، اور زمانے کی خاصیتوں کو تازگی اور حسیت کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ یہ محاورات لمحوں کو دوبارہ زندہ کرنے اور ان کو شاعری کے ساتھ جذباتی طور پر جڑنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ منیر نیازی کی شاعری میں ہر ایک مصرعہ ایک مخصوص حالت یا جذبات کو محسوس کرانے میں کامیاب ہوتا ہے اور محاورات اس موقع کو مزید خصوصیت دیتے ہیں۔

دِھیر بندھنا (ا۔ محاورہ) ہوصلہ دینا۔ دلاسا دینا (فر۔ آ)

ع اس ناری کی دھیر بندھاؤ (۲۴)

رنگ رلیاں منانا (ا۔ محاورہ) عشق و عشرت کی باتیں کرنا۔ موج مستی کرنا (ج۔ ل)

ع خموش محلوں میں خوب صُورت طلائی شکلوں کی رنگ رلیاں (۲۵)

رنگ رلیاں منانا عام معنوں میں خوشی کا مظہر ہے، جبکہ ان کے کلام میں اس کو انسانی داخلی کیفیات سے وابستہ کیا گیا ہے، فرد کا داخل ان کے لاشعور پر حاوی ہے وہ فطری طور پر اداسی کو پسند کرتے ہیں، ایک رومانوی رجحان کے طور پر ان کی شاعری میں مظاہر میں غم کے لئے جستجو ملتی ہیں۔

سوانگ رچانا (ا۔ محاورہ) دھوکا دینا۔ ڈھونگ کرنا (فر۔ آ)

ع میں بھی دل کے بہلانے کو کیا کیا سوانگ رچاتا ہوں (۲۶)

سوگ منانا (ا۔ محاورہ) رنج و غم کی حالت میں رہنا (ف۔ ل)

ع گئے سمے کا سوگ منائیں (۲۷)

شام پڑنا (ا۔ محاورہ) شام کا وقت ہونا (ا۔ ل۔ ت)

ع شام پڑتے ہی دمکتے تھے جو رنگوں کے نگیں (۲۸)

ان کی تخلیقات میں جذبہ ہر رنگ میں شدید ہے شاید اس لئے بھی وہ ہر تصور میں وابستگی کے کرب کو عیاں کرتے ہیں۔ غل مچانا عام معنوں میں شور کرنا ہے تاہم ان کی فکر میں اس شور میں ایک سناٹا ہے اور ان کہی کا شور انسانی داخلی کرب کو مزید شدید کر دیتا ہے۔ ان کی شاعری میں ہنگامہ، سکوت میں جلوہ افروز ہوتا ہے۔

غُل مچانا (ا۔ محاورہ) ہنگامہ کرنا۔ شور کرنا (فر۔ آ)

ع سلیٹی شامیں، بلند پیڑوں پہ غُل مچاتے (۲۹)

ان کی شاعری میں ایک اور عنصر کھوج کا ہے وہ ہر رنگ میں کسی تلاش کو پسند کرتے ہیں، یہ تلاش ان کی تخلیق میں غم کے عنصر کو جنم دیتی ہیں۔ ان کے ہاں فطرت کا بیاں بھی خاموشی سے جنم لیتا ہے۔ ماضی سے وابستگی اور

حال میں اضطراب ان کی تخلیقی اپچ کا مرکز ہے، اور اس کا اظہار ان کے کلام میں شامل محاورات کے استعمال سے بھی ہوتا ہے۔

کھوج لگانا(ا۔ محاورہ) سراغ لگانا۔ پتہ لگانا(ف۔ل)
ع اس کا کھوج لگا کے دیکھو(۳۰)
کنول کھلنا(ا۔ محاورہ)خوش ہونا(ج۔ل)
ع اس کے من کا کنول کھلے(۳۱)

خوف کی کیفیت ان کی شاعری میں جابجا ملتی ہے۔وہ کسی موڑ پر بچھڑ جانے کا خوف ہو، یا کسی دیو مالائی اساطیری کردار کا، کچھ نہ کرنے کا خوف ہو، یا ان کہی کا، ان کی فکری فضا کو تعمیر کرتا ہے۔ منیر نیازی کی شاعری میں خوف کی فضا محسوس ہوتی ہے جو ان کے اشعار میں متناہی اور مختلف جذبات کو شامل کرتی ہے۔ انہوں نے اپنے کلام میں عام زندگی کے مختلف پہلوؤں، انسانی تجربات اور معاشرتی مسائل کو خوفناک حقیقتوں کے روپ میں پیش کیا ہے۔ایسی فضا اکثر انسانی بے چینی، زندگی کی معنویت اور موت کے سوالات پر مبنی ہوتی ہیں۔ یہ خصوصیت ان کے کلام کو لامتناہی اور معمولی حقیقتوں کے پیچھے چھپے گہرے اور فلسفی مواقع کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔

گھات میں بیٹھنا(ا۔ محاورہ) دشمن یا شکار کی تاک میں چھپ کر بیٹھنا۔ موقع ڈھونڈنا
(فر۔آ)
ع ابھی اس نے اک گھات میں بیٹھے(۳۲)
لہو اُگلنا(ا۔ محاورہ)لہو تھوکنا(ا۔ل۔ت)
ع نہ جانے شمسِ رواں کب لہُو اُگلنے لگے(۳۳)
لہو پھوٹ کر بہنا(ا۔ محاورہ)خون کا جوش میں یا تیزی سے نکلنا(ا۔ل۔ت)
ع مہتاب کے بدن سے لہو پھوٹ کر بہا(۳۴)
مٹ جانا(ا۔ محاورہ)تباہ ہو جانا۔ برباد ہو جانا۔ مر جانا(ا۔ل۔ت)
ع جب تیری ان کالی آنکھوں میں ہر جذبہ مٹ جائے گا(۳۵)

ان کی شاعری میں قدیم روایات سے گہری انسیت ملتی ہیں، وہ خود کو ماضی کے کسی کردار میں ڈھال کر ایک واقعہ تخلیق کرتے ہیں، جہاں ان کا محبوب صنمیاتی ادوار کا ایک آدرشی روپ اختیار کرتا ہے۔ ایسے مواقع پر وہ محاورات کے استعمال میں قدیم معنوی صورتوں کو تلاش کرتے ہیں۔

مُکھ موڑنا(ا۔ محاورہ)رخ پھیرنا(ج۔ل)

ع تو مکھ موڑ کے مسکرائے گی جیسے (۳۶)

منتر پڑھنا (ا۔ محاورہ) جادو پڑھنا (ا۔ل۔ت)

ع کچھ منتر پڑھنے لگتے ہیں (۳۷)

منیر نیازی کے کلام میں انفرادیت ان کے ہاں الفاظ کا چناؤ ہے وہ تشبیہات و استعارات کو جہاں اپنی تخلیقی جہت سے منفرد بناتے ہیں وہاں الفاظ و محاورات کو اپنے احساسات کے مطابق ڈھال لیتے ہیں، ان کے کلام میں محاورات کا انتخاب، انسانی داخلی کیفیات، نفسیات، شدت جذبات، کے ساتھ زندگی کے معنویت کو پیش کرتا ہے۔ ان کے ہاں الفاظ قدیم قدروں کا تعین کرتے ہیں۔

مہک جانا (ا۔ محاورہ) معطر ہو جانا۔ خوشبو میں بس جانا (ف۔ل)

ع صابن کی بھینی خوشبو سے مہک گیا دالان (۳۸)

نظر ملانا (ا۔ محاورہ) نظر سے نظر ملانا۔ آمنے سامنے ہو کر دیکھنا (ا۔ل۔ت)

ع دیر تک نظریں ملانا بھی بہت دشوار تھا (۳۹)

نین گنوانا (ا۔ محاورہ) اندھا ہو جانا (ا۔ل۔ت)

ع رو رو نین گنوائے (۴۰)

ہاتھ ملنا (ا۔ محاورہ) افسوس کرنا۔ پچھتانا (فر۔آ)

ع چلے وطن سے تو سب یار ہاتھ ملنے لگے (۴۱)

درج بالا محاورات ان کے شاعرانہ نظام میں ، لا محدود تصورات کو سامنے لاتے ہیں، وہ جہاں انسانی خواہشات کو اہم قرار دیتے ہیں، وہاں وہ ان کے معنی سے کثیر الجہت احساسات کو تصویری صورت میں منتقل کرتے ہیں۔ ان کے تخلیقی سفر میں لفظی اظہاریت ابہام کی بجائے وسیع پس منظر تخلیق کرتی ہیں، جو محاورات کو بھی نئے معنوں سے ہم آہنگ کر دیتے ہیں۔

## حوالہ جات

۱: نسیم بیگ، مرزا، ڈاکٹر، "اردو لغت تاریخ اصولوں پر" (جلد ہفت دہم)، ص،۵۱۸، کراچی: ترقی اردو بورڈ، دسمبر ۲۰۰۰ء

۲: عبد المجید خواجہ، "جامع اللغات"، (جلد دوم)، ص،۷۸۸ا لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۱۹۸۹ء

۳: حالی، مولانا، الطاف حسین، مقدمہ شعر و شاعری، ص۱۴۸، لاہور خالد بک سنٹر ۱۹۹۱ء

۴: اشرف کمال، ڈاکٹر "اصطلاحات: ادبی، تنقیدی، تحقیقی، لسانی"، ص،۳۸۵، کراچی: بک ٹائم، ۲۰۱۷ء

۵:کلیات منیر نیازی، ص،۳۳۳۔۳۳۴، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد ۲۰۰۸ء

۶:ایضاً، ص،۱۱۳

۷:ایضاً، ص،۵۸

۸:ایضاً، ص،۸۰

۹:ایضاً، ص،۵۸

۱۰:ایضاً، ص،۷۷

۱۱:کلیات منیر نیازی، ص،۷۴، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد ۲۰۰۸ء

۱۲:ایضاً، ص،۹۴

۱۳:ایضاً، ص،۹۸

۱۴:ایضاً، ص،۳۶

۱۵:ایضاً، ص،۵۷

۱۶:ایضاً، ص،۴۷

۱۷:کلیات منیر نیازی، ص،۸۰، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد ۲۰۰۸ء

۱۸:ایضاً، ص،۵۵

۱۹:ایضاً، ص،۲۸

۲۰:ایضاً، ص،۹۲

۲۱:ایضاً، ص،۱۱۳

۲۲:ایضاً، ص،۱۱۰

۲۳:کلیات منیر نیازی، ص،۴۵، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد ۲۰۰۸ء

۲۴:ایضاً، ص،۱۱۲

۲۵:ایضاً، ص،۵۳

۲۶:ایضاً، ص،۸۰

۲۷: ایضاً، ص، ۱۱۰

۲۸: ایضاً، ص، ۴۹

۲۹: کلیات منیر نیازی، ص، ۴۳۷، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد ۲۰۰۸ء

۳۰: ایضاً، ص، ۵۱

۳۱: ایضاً، ص، ۴۰

۳۲: ایضاً، ص، ۳۸

۳۳: ایضاً، ص، ۹۵

۳۴: ایضاً، ص، ۶۹

۳۵: کلیات منیر نیازی، ص، ۴۲، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد ۲۰۰۸ء

۳۶: ایضاً، ص، ۳۸

۳۷: ایضاً، ص، ۴۷

۳۸: ایضاً، ص، ۱۰۰

۳۹: ایضاً، ص، ۵۷

۴۰: ایضاً، ص، ۴۰

۴۱: کلیات منیر نیازی، ص، ۹۵، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد ۲۰۰۸ء

## محولہ لغات:


ال ت — ابو اللیث، صدیقی، ڈاکٹر، ''اردو لغت تاریخی اصولوں پر'' (جلد چہارم)، کراچی: ترقی اردو بورڈ، ۱۹۸۲ء

ال ت — ابو اللیث، صدیقی، ڈاکٹر، ''اردو لغت تاریخی اصولوں پر'' (جلد ششم)، کراچی: ترقی اردو بورڈ، ۱۹۸۴ء

ال ت — رؤف پاریکھ، ڈاکٹر،، ''اردو لغت تاریخی اصولوں پر'' (جلد بیستم)، کراچی: ترقی اردو بورڈ، جون ۲۰۰۵ء

فر آ — سید احمد دہلوی، مولوی، ''فرہنگ آصفیہ''، (جلد اول و دوم)، لاہور: مرکزی بورڈ، ۱۹۷۷ء

فر آ — سید احمد دہلوی، مولوی،، ''فرہنگ آصفیہ''، (جلد سوم)، لاہور: مرکزی بورڈ، ۱۹۷۷ء

ج ل — عبد المجید خواجہ، ''جامع اللغات''، (جلد اول)، ص، ۱۷۸۸ لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۱۹۸۹ء

| | |
|---|---|
| ج ل | عبدالمجید خواجہ، ”جامع اللغات “، (جلد دوم)، ص،۸۸۷ الاہور: اردو سائنس بورڈ،۱۹۸۹ء |
| ال ت | فرمان فتح پوری،ڈاکٹر، ”اردو لغت تاریخی اصولوں پر“ (جلد ہشتم)، کراچی: ترقی اردو بورڈ، ۵ دسمبر ۱۹۸۷ء |
| ال ت | فرمان فتح پوری،ڈاکٹر، ”اردو لغت تاریخی اصولوں پر“ (جلد نہم)، کراچی: ترقی اردو بورڈ، دسمبر ۱۹۸۸ء |
| ال ت | فرمان فتح پوری،ڈاکٹر، ”اردو لغت تاریخی اصولوں پر“ (جلد دوازدہم)، کراچی: ترقی اردو بورڈ، جنوری ۱۹۹۱ء |
| ف ل | فیروزالدین، مولوی، فیروز اللغات اردو جامع، لاہور: فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، ۲۰۱۰ء |
| ال ت | نسیم بیگ، مرزا،ڈاکٹر، ”اردو لغت تاریخ اصولوں پر“ (جلد ہفت دہم)، کراچی: ترقی اردو بورڈ، دسمبر ۲۰۰۰ء |
| ال ت | یونس حسنی،ڈاکٹر، ”اردو لغت تاریخ اصولوں پر“ (جلد ہژدہم)، کراچی: ترقی اردو بورڈ،جون ۲۰۰۲ء |